



میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مشرکین مکہ کی سب سے بڑی ظالمانہ حرکت کے بارے میں پوچھا، جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی تھی، تو انہوں نے بتلایا: میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط آپ ﷺ کے پاس آیا آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اس بدبخت نے اپنی چادر آپ کی گردن مبارک میں ڈالی اور اس کے ذریعے آپ ﷺ کا گلا سختی سے گھونٹ لگا

عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مشرکین مکہ کی سب سے بڑی ظالمانہ حرکت کے بارے میں پوچھا، جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی تھی، تو انہوں نے بتلایا: میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط آپ ﷺ کے پاس آیا آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اس بدبخت نے اپنی چادر آپ کی گردن مبارک میں ڈالی اور اس کے ذریعے آپ ﷺ کا گلا گھونٹ لگا اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہما نے، اس بدبخت کو لٹایا اور کہا: اَتَقْتُلُونَ رَجُلًا اَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ”کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو، جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے کھلی ہوئی دلیلیں بھی لے کر آیا ہے؟“ (سورہ غافر: 28)

[صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے]

عروہ بن زبیر بن عوام رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کی تکلیف وادیت کے متعلق مشرکین مکہ کی سب سے بڑی ظالمانہ حرکت کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے بتلایا کہ انہوں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط آپ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ اس وقت حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اس بدبخت نے اپنا کپڑا یا خود نبی ﷺ کا کپڑا آپ کی گردن مبارک میں ڈال دیا اور اس بڑی سختی کے ساتھ گھونٹا اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہما نے اور عقبہ کو نبی ﷺ سے دفع کیا وہ روتے ہوئے کہتے تھے: ”کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو، جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے کھلی دلیلیں بھی لے کر آیا ہے؟“ (سورہ غافر: 28) یہ سب سے سخت تکلیف تھی، جسے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا؛ جب کہ عروہ اس سے زیادہ تکلیف دہ حرکت سے باخبر تھے ان کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ پر کوئی دن اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت گزرا ہے؟ آپ نے اس پر فرمایا: ”تمہاری قوم (قریش) کی طرف سے میں نے کتنی ہی مصیبتیں اٹھائی ہیں، لیکن اس سارے دور میں عقبہ کا دن مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا یہ وہ موقع تھا، جب میں نے (طائف کے سردار) کنانہ بن عبد یا لیل بن عبد گلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا لیکن اس نے (اسلام قبول نہیں کیا اور) میری دعوت کو رد کر دیا میں وہاں سے اتنے ہی رنجیدہ (اور زخموں سے چور) ہو کر واپس ہوا جب میں قرن الثعالب پہنچا، تب مجھے کچھ ہوش آیا میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا میرے اوپر سایہ کئے ہوئے ہے اور میں نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اس میں موجود ہیں انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں اور ان کا جواب سن چکا ہے آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے آپ ان کے بارے میں جو چاہیں، حکم دے دیں اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی

انہوں نے مجھ سے سلام کیا اور کہا کہ اے محمد (ﷺ)! پھر انہوں نے بھی وہی بات کہی؛ آپ جو چاہیں (اس کا مجھ سے حکم فرمائیں)، اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف سے پھاڑاں پر لا کر ملا دوں، (جن سے وہ چکنا چور ہو جائیں) ایسے موقع پر نبی نے فرمایا: ”مجھ سے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسی اولاد پیدا کرے گا، جو اکیلا اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ لے کرے گی“ (متفق علیہ)

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/11159>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

